جلد ۴۹/۱۴ | ۳۰ اخاء ۱۳۳۹ ہش | ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۵۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اور صحت وعافیت کے ساتھ کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

دعاؤں، ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں

انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع روحانی تربیت کی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بصیرت افروز خطاب اور پرسوز دعا سے اجتماع کا افتتاح فرمایا

ربوہ ۲۹ اکتوبر کل یہاں نماز جمعہ کے بعد (جس کے ساتھ عصر کی نماز بھی جمع کر کے ادا کی گئی) دعاؤں، ذکر الٰہی اور انابت الی اللہ کے روح پرور ماحول میں انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع روحانی تربیت کی مخصوص روایات کے ساتھ شروع ہو گیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے ایک بصیرت افروز خطاب اور پرسوز اجتماعی دعا سے اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ اجتماع کے پہلے روز اجلاس اول میں مغربی پاکستان کی ۱۲۵ مجالس انصار اللہ کے ۷۷۸ اراکین، ۲۱۵ نمائندگان اور ۱۱۱۷ زائرین شریک ہوئے۔ یہ تعداد نمائندگان کی تعداد کے سوا گزشتہ سال کے اجتماع کے آخری روز کے اعداد و شمار سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ گزشتہ سال مجموعی طور پر کل ۱۲۱ مجالس کے ۷۳۵ اراکین، ۳۰۲ نمائندگان اور ۹۸۱ زائرین اجتماع میں شریک ہوئے تھے۔ ابھی باہر سے اراکین اور نمائندگان کی آمد کا سلسلہ برابر جاری ہے اور اجتماع مزید دو روز جاری رہے گا۔ اس لئے اندازہ ہے کہ امسال انشاء اللہ تعالےٰ گزشتہ سال کی نسبت اراکین نمائندگان اور زائرین کی تعداد خاصی زیادہ رہے گی۔

تفریحی کھیل اور ورزشی مقابلے

پروگرام کے مطابق افتتاحی اجلاس تین بجے سہ پہر شروع ہونا تھا جس کے بعد تفریحی کھیلوں اور ورزشی مقابلوں کا وقت تھا لیکن چونکہ دو بجے سے ۵ بجے تک لاؤڈ سپیکر استعمال کرنے کی اجازت نہ تھی۔ اس لئے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے پروگرام میں تبدیلی کرتے ہوئے کھیلوں کا پروگرام پہلے شروع کرنے کی ہدایت فرمائی۔ اور اجتماع کے باقاعدہ افتتاح کے لئے ۵ بجے سہ پہر کا وقت مقرر فرمایا۔ چنانچہ ۳ بجے کھیلوں کے پروگرام کے آغاز سے قبل اولاً مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی بعدہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی اقتداء میں جملہ انصار نے کھڑے ہو کر اپنا عہد دہرایا۔ ازاں بعد مکرم بشارت اللہ صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم سے

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد کھیلوں کے پروگرام پر عمل ہوا جو سوا تین بجے سے ساڑھے چار بجے تک جاری رہا۔ اس دوران میں والی بال اور رسہ کشی کے علاوہ ۱۰۰ گز کی دوڑ اور ریلے ریس کے مقابلے بھی ہوئے۔

افتتاحی اجلاس

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے تشریف لانے پر ٹھیک پانچ بجے سہ پہر اجتماع کے پہلے یعنی افتتاحی اجلاس کا انعقاد عمل میں آیا۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ شفیق احمد صاحب نے کی۔ بعدہ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے انصار کو ایک روح پرور اور بصیرت افروز افتتاحی پیغام سے نوازا۔ جس میں آپ نے انصار اللہ کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اصلاح نفس اور تربیت اولاد سے متعلق نہایت زریں اور بیش قیمت نصائح فرمائیں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے ان ایام میں اپنے فرائض کو اور زیادہ مستعدی اور خوش اسلوبی سے ادا کرنے اور دین کو بہر حال دنیا پر مقدم رکھنے کی اہمیت پر خاص زور دیا۔ آپ کا یہ تحریر فرمودہ افتتاحی خطاب جو آپ نے پُر تاثیر و پُر شوکت آواز میں پڑھ کر سنایا قریباً ۲۰ منٹ تک جاری رہا۔ اور اس تمام عرصہ میں سامعین پر جو ہمہ تن گوش بنے پوری توجہ اور انہماک سے آپ کا یہ روح پرور پیغام سن رہے تھے ایک خاص کیفیت طاری رہی۔ بعد ازاں آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے درمیان انصار اللہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کا افتتاح عمل میں آیا۔ ازاں بعد مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

قرآن مجید، احادیث نبوی اور کتب حضرت مسیح موعود کے درس

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے تشریف لے جانے کے بعد اجلاس اول کی بقیہ کارروائی مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی صدارت میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ پہلے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے قرآن مجید کا درس دیتے ہوئے سورۃ الھمزۃ کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ اس سورۃ میں دوسروں کی غیبت اور عیب چینی سے منع کیا گیا ہے۔ اور یہ بات ذہن نشین کرائی گئی ہے۔ کہ دوسروں کی غیبت اور ان کی عیب چینی ہماری ترقی کا موجب نہیں بن سکتی۔ بلکہ اس میں سراسر خسارہ ہی خسارہ ہے۔ اس کے بالمقابل اپنے بھائیوں کی خوبیاں اور ان کی نیک باتیں اگر ہم ان سے فائدہ اٹھائیں تو ہمارے لئے ترقی کا موجب بنکر ہماری اس زندگی اور آئندہ کی زندگی کو سنوارنے کا باعث بن سکتی ہیں۔

آپ کے بعد مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے درس دیا۔ اور احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں تربیت اولاد کی اہمیت پر نہایت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔ آخر میں مکرم جناب مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیتے ہوئے ازالہ اوہام میں سے حضور علیہ السلام کی وہ زریں و بیش بہا نصائح پڑھ کر سنائیں جو حضور علیہ السلام نے بیعت کنندگان کے لئے ۱۸۹۱ء میں رقم فرمائی تھیں۔ یہ بیش بہا نصائح جو آب زر سے لکھے جانے اور حرز جان بنانے کے قابل ہیں جذب وتاثیر کے ایک شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اگر نیک فطرت انسان پورے حضور قلب کے ساتھ ان کا مطالعہ کرے تو آن کی آن میں اس کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ اسی دوران میں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدرآبادی نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی نظم

نہ روک راہ میں مولیٰ شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تری جنت کا باب جانے دے

(باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء

اللہ تعالیٰ ہی تباہی سے بچائیگا

آج اگرچہ تمام دنیا کے کانوں تک خدائے واحد کا نام پہونچ گیا ہے اور دُنیا کے ایک بڑے حصہ کی زبانوں پر بھی خدائے واحد کا نام ہے تاہم آج ہی وہ زمانہ بھی ہے جب کہ اللہ تعالےٰ کا انکار بھی نہایت بے باکی سے کیا جاتا ہے اور آج ہی وہ زمانہ بھی ہے کہ گو زبانوں پر اللہ تعالےٰ کا نام ضرور آتا ہے مگر دلوں سے اس کا خوف جاتا رہا ہے۔ جو اس امر کا بدیہی نتیجہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالےٰ کو جاننا چاہیئے۔ اس طرح اللہ تعالےٰ کو نہیں جانا گیا۔

آج دُنیا میں اللہ تعالےٰ کا انکار بعض تحریکوں کے رو سے لازمی قرار دیا گیا ہے چنانچہ اشتراکیت مثبت طور پر صرف مادہ ہی کو مانتی ہے اور کسی ایسی ہستی کے خیال کو بھی دلوں سے نکال دینا چاہتی ہے۔ جو قادر مطلق ہے اور جو مادہ اور اس کی قوتوں کا خالق ہے۔ اشتراکیت کی بنیاد ہی اللہ تعالےٰ کے انکار پر رکھی گئی ہے اور دُنیا کا ⅓ حصہ آج ایسا ہے جو اشتراکیت کے چنگل میں آچکا ہے علی الاعلان الحاد کی تقریر کرتا ہے۔

اشتراکیت تو ایک خاص نظریاتی تحریک ہے۔ جو عملاً اللہ تعالےٰ کا نام (نعوذ باللہ) دنیا سے ملیا میٹ کرنا چاہتی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اشتراکیوں کے علاوہ آج دنیا کا بیشتر حصہ ایسا ہے جو بالبداہت اللہ تعالےٰ کا منکر ہے جس کے خیالات اور اعمال اسی دنیا تک محدود ہیں یورپ اور امریکہ ہی میں نہیں بلکہ جہاں جہاں مغربی تہذیب پہنچی ہے وہاں ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے منکر ہیں اور صرف دنیا اور مادی حیات کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا سمجھتے ہیں۔

یہ تو ان خالص منکرین خدا کا ذکر ہے جو دلوں سے اللہ تعالےٰ کا نام ہی مٹا دینا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آج دنیا کا اکثر حصہ عملاً اللہ تعالےٰ کا منکر ہو چکا ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کا نام بھی لیتا ہے تو اس کا ذرا سا بھی اثر اس کے دلوں پر نہیں ہوتا نہ وہ اس کی حقیقت کو جانتے ہیں اور نہ جاننا ضروری سمجھتے ہیں۔ عملاً در اصل ان لوگوں کا حال بھی اوّل الذکر لوگوں کی طرح ہے۔ کیونکہ گو وہ مونہہ سے اس کا انکار نہیں کرتے مگر اپنے ہر عمل سے اس کا انکار کرتے ہیں

وہ دنیا میں اس طرح زندگی گزارتے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہی ورلی زندگی حقیقت ہے اس کے پرے کچھ نہیں۔

ان سے اتر کر پھر وہ لوگ آتے ہیں جو دیندار کہلاتے ہیں جو اپنے آپ کو کسی نہ کسی مذہب سے یا مذہبی فرقہ سے وابستہ کرتے ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ایسے لوگ بھی گو اپنے اپنے مذاہب کے مطابق اللہ تعالےٰ کی عبادت کرتے ہیں اس سے دعائیں مانگتے ہیں اور دوسرے مذہبی اعمال بجا لاتے ہیں لیکن وہ بھی خدا تعالےٰ کا صحیح تصور نہیں رکھتے ان کو اللہ تعالےٰ پر وہ کامل یقین حاصل نہیں جو کہ ایک حی قیوم ہستی پر ہونا چاہیئے تاکہ وہ ان کی زندگیوں میں اپنی جھلک دکھائے ان کے کاموں میں اپنا ظہور کرے۔

اس طرح آج دنیا کے ایمان کی زمین بالکل بنجر ہو گئی ہے۔ ایک صحرائے بے یقینی ہے جس میں دُور دُور تک کہیں رحمت کا پانی چمکتا ہُوا نظر نہیں آتا۔ ہر طرف سراب ہی سراب ہے۔ جس میں آسمان کا عکس روشیدگی دکھاتی دیتا ہے۔

اس کے نتائج بھی وہی ہیں جو ہونے چاہئیں۔ گناہ کی جلتی ہوئی لوئیں چل رہی ہیں بے حیائیوں اور بدعنوانیوں کے جھکڑ ریگ کے تودوں کو اِدھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر سرکاتے ہیں۔ افراد افراد کو اور اقوام اقوام کو نگل جانا چاہتی ہیں شیطان نے اپنی پوری شیطنت کی گٹھڑی انسان کے کندھوں پر رکھدی ہے۔ الغرض آج وہ حالت ہے جس کو قرآن کریم میں نہایت فصیح و بلیغ الفاظ میں

ظھر الفساد فی البر والبحر

بیان کیا ہے۔ اور ہر طرف سے آوازیں آ رہی ہیں کہ کیا دنیا فنا ہو جائیگی؟ الغرض

اذا زلزلت الارض زلزالھا

آج ہی نقشہ دیکھنے والے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ سوال ہے کہ کیا سچ مچ دنیا تباہ ہونے والی ہے؟

اس سوال کا جواب ہے

• نہیں ہرگز نہیں •

دنیا فنا نہیں ہونے والی۔ البتہ وہ اقوام اور وہ افراد ضرور فنا ہونے والے ہیں جو اس فساد کے بانی ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اسی ہنگامے میں سے ایسی آوازیں بھی آ رہی ہیں "خدا تعالےٰ کی طرف واپس آؤ!" "اللہ تعالےٰ ہی اس تباہی سے ہمیں بچا سکتا ہے"

یہ انسان کے ضمیر کی آوازیں ہیں۔ یہ آوازیں انسانی فطرت کی گہرائی سے اُٹھ رہی ہیں جس کو ہماری بے پناہ مادی مشینری نے جھٹکا دے کر بیدار کر دیا ہے

تاہم یہ آوازیں اگرچہ صاف اور بلند ہیں مگر ایسی ہیں جیسی کسی خواب سے بیدار ہونے والے کی گھبراہٹ میں چیخیں جو اچانک گھر کو آگ کے شعلوں میں دیکھ کر مونہہ سے بے اختیار نکل جاتی ہیں۔ جن کا کوئی سر ہوتا ہے نہ پیر۔ جو محض ایک شور ہوتا ہے تاہم یہ شور بھی حقیقت کی طرف رہنمائی کرنیوالا ہے ہاں صرف رہنمائی اور بس۔ جس طرح صحرا میں گرد کے غبارے اڑتے ہیں اور سمجھ نہیں آتی کہ یہ غبار کیوں اڑنے لگے ہیں۔ مگر ع

تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

تاہم اس تل غباڑے اور شور و غوغا سے ایک بلند تر آواز بھی سنائی دے رہی ہے ذرا سننا! سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:۔

"انبیاءؑ کے اس دنیا میں آنے کی سب سے بڑی غرض اور ان کی تعلیم اور تبلیغ کا عظیم الشان مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگ خدا تعالےٰ کو شناخت کریں۔ اور اس زندگی سے جو انہیں جہنم اور ہلاکت کی طرف لے جاتی ہے۔ اور جس کو گناہ آلود زندگی کہتے ہیں نجات حاصل کریں۔ حقیقت میں یہی بڑا بھاری مقصد ان کے زیر نظر ہوتا ہے پس اس وقت بھی جو خدا تعالےٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے۔ اور مجھے اس نے مبعوث فرمایا ہے۔ تو میرے آنے کی غرض بھی وہی مشترک غرض ہے جو سب انبیاءؑ کی تھی۔ یعنی میں دنیا کو بتانا چاہتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کیا ہے۔ بلکہ اس خدا کو دکھانا چاہتا ہوں اور نیز گناہ سے بچنے کی طرف رہبری کرتا ہوں۔

گناہوں سے بچنے کا صرف ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ انسان کو اس بات پر کامل یقین ہو جائے کہ خدا تعالےٰ موجود ہے اور وہ ہر فعل کی جزا اور سزا دیتا ہے۔ جب تک اس اصول پر یقین کامل نہ ہو تب تک گناہ کی زندگی پر موت وارد نہیں ہو سکتی

در اصل خدا ہے اور ہونا چاہیئے

یہ دو فقرے ہیں جن میں بہت بڑے فکر اور غور کی ضرورت ہے۔ پہلی یہ کہ خدا ہے۔ یہ صرف علم الیقین بلکہ حق الیقین کی تہہ سے نکلتی ہے اور دوسری بات یہ کہ خدا ہونا چاہیئے۔ محض دقیانوسی اور ظنی ہے . . . . . . ایک حکیم یا فلاسفر جو صرف قیاسی طور پر

(باقی صفحہ پر)

کبھی آئیگا الّا اللہ بھی اُن کی زبانوں پر

گراں جن کی صدائے لا الٰہ ہے آج کانوں پر
کبھی آئیگا الّا اللہ بھی اُن کی زبانوں پر

زمیں پر کوئی ایسا واقعہ ہوتا نہیں ہرگز
نہ جس کا فیصلہ پہلے ہُوا ہو آسمانوں پر

محمد رسول اللہ کا گر فہم پا جائیں
تو رازِ زندگی ہو آشکارا نکتہ دانوں پر

اُسی کی بادشاہی ہے اُسی کی حکمرانی ہے
خلاؤں پر خلا میں تیرنے والے جہانوں پر

اَزل کے مہر کی تنویر ہر سُو جلوہ افشاں ہے
زمینوں پر زمانوں پر مکینوں پر مکانوں پر

مجلس خدام الاحمدیہ کے انیسویں سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

مجلس شوریٰ میں نائب صدر کا انتخاب اور بجٹ کی منظوری

مجلس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا ایک اہم حصہ مجلس شورےٰ کا انعقاد ہوتا ہے۔ جس میں آئندہ سال کا میزانیہ پیش کیا جاتا ہے۔ رفاہ عامہ اور دیگر اہم دینی و تربیتی کاموں کے سلسلہ میں مجلس کی کارگذاری کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اور پیش آمدہ مشکلات کو حل کر کے مجلس کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ امسال مندرجہ بالا امور کے علاوہ مجلس شورےٰ میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نائب صدر کا انتخاب بھی عمل میں آیا۔ مجلس شورےٰ کی کارروائی کی مختصر روئداد درج ذیل کی جاتی ہے۔

پہلا اجلاس

مورخہ ۲۱ اکتوبر کو ساڑھے نو بجے شب زیر صدارت محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب مجلس شورےٰ کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو افریقن طالب علم ابوطالب صاحب نے کی۔ سب سے پہلے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے معتمد مکرم سید داؤد احمد صاحب نے ان تجاویز کے متعلق رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جو امسال شورےٰ میں پیش ہونے کے لئے موصول ہوئیں۔ لیکن انہیں ایجنڈے میں شامل نہیں کیا گیا۔ پھر آپ نے شورےٰ کے فیصلہ جات سال گزشتہ کی تعمیل سے متعلق رپورٹ پڑھی۔ بعد ازاں ملک محمد رفیق صاحب مہتمم مال نے اضافہ جات بجٹ دوران سال کی تفصیل پیش کی۔ پھر مکرم معتمد صاحب نے ایجنڈا پڑھ کر سنایا۔ چونکہ ایجنڈا میں بجٹ آمد و خرچ کے علاوہ صرف ایک ہی تجویز درج تھی۔ جو شرح چندہ کے متعلق تھی۔ اس لئے صاحب صدر نے ۱۹ اراکین پر مشتمل ایک سب کمیٹی مقرر کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ جس کے ممبر آپ نے نمائندگان کے مشورہ سے مقرر کئے۔ مکرم صوفی رحیم بخش صاحب قائد راولپنڈی ڈویژن اس کمیٹی کے صدر اور مہتمم صاحب مال اس کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔ اس کمیٹی کے تقرر کے بعد شورےٰ کا یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا اجلاس ۔ نائب صدر کا انتخاب

اگلے روز ۲۲ اکتوبر کو تین بجے بعد دوپہر شورےٰ کا دوسرا اجلاس مجلس مرکزیہ کے نائب صدر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز انڈونیشین طالب علم محی الدین صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے کیا جس کے بعد صاحب صدر نے اجتماعی دعا کرائی۔ تا نمائندگان کو صحیح رنگ میں سوچنے اور فیصلے کرنے کی توفیق ملے۔ سب سے پہلے صاحب صدر نے بتایا کہ وہ چونکہ چالیس برس کے ہو چکے ہیں اور قواعد و ضوابط کی رو سے وہ خدام الاحمدیہ کی رکنیت سے نکل کر انصار اللہ کی تنظیم میں شامل ہو رہے ہیں۔ اس لئے شورےٰ کو نئے نائب صدر کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آپ نے مجلس کے دستور اساسی میں سے متعلقہ دفعات پڑھ کر سنائیں۔ اور ان شرائط کا ذکر فرمایا جنہیں نائب صدر کے انتخاب میں ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ بعد ازاں نائب صدر کا انتخاب عمل میں آیا۔ حسب قواعد نمائندگان نے تین نام منتخب کر کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا۔ تا حضور ان میں سے کسی ایک کو نائب صدر مقرر فرمائیں۔ اگلے روز (۲۳ اکتوبر) کے اختتامی اجلاس میں مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے اعلان فرمایا کہ میں نے تینوں نام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کر دیئے تھے۔ اور حضور نے مکرم سید داؤد احمد صاحب کو خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا نائب صدر مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

نائب صدر کے انتخاب کے بعد صاحب صدر کے ارشاد پر مکرم صوفی رحیم بخش صاحب نے سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جب آپ نے ایجنڈے کی تجویز ۱ کے متعلق سب کمیٹی کی رائے کا اظہار کیا تو محترم صاحب صدر نے فرمایا مکرم ظفر اللہ صاحب نمائندہ کراچی نے ایک ایسے امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جو اس وقت ہم سب سے نظر انداز ہو گیا ہے وہ یہ کہ تجویز ۱ جس کا خدام الاحمدیہ کے شرح چندہ میں تبدیلی سے تعلق ہے۔ مجلس کے دستور اساسی کی دفعہ ۲۳۰ و ۲۳۱ کے خلاف ہے لہذا اس پر شورےٰ کو غور نہیں کرنا چاہیئے میرے نزدیک یہ صحیح اور درست ہے۔ دستور اساسی کے احترام کا یہ تقاضا ہے کہ ہم اس تجویز کو سر دست زیر بحث نہ لائیں۔

اس پر متعدد نمائندگان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جنہیں سننے کے بعد صاحب صدر نے فیصلہ فرمایا کہ یہ تجویز سر دست شورےٰ میں زیر بحث نہ آئے۔ بلکہ اسے اس کمیٹی میں برائے غور بھیجدیا جائے۔ جو دستور اساسی میں مناسب تبدیلیاں تجویز کرنے کے لئے قائم کی جا چکی ہے۔

بعد ازاں صاحب صدر نے نمائندگان کے مشورہ سے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ شوریٰ کی سب کمیٹی نے تجویز نمبر ۱ کی روشنی میں ہی بجٹ کے متعلق مناسب سفارشات پیش کی تھیں۔ اور اس تجویز پر اب غور نہیں کیا جائے گا۔ لہذا سب کمیٹی میزانیہ پر دوبارہ غور کر کے اپنی سفارشات کل کے اجلاس میں پیش کرے۔

اس فیصلے کے بعد شورےٰ کا یہ اجلاس اختتام پذیر ہو گیا۔

تیسرا اجلاس

مورخہ ۲۳ اکتوبر قریباً پونے گیارہ بجے قبل دوپہر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صدارت میں شورےٰ کا اجلاس پھر شروع ہوا۔ جس میں مکرم صوفی رحیم بخش صاحب نے بجٹ کے متعلق سب کمیٹی کی سفارشات پیش کیں۔ سفارشات کے متعلق متعدد نمائندگان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جس کے بعد رائے شماری کی گئی۔

سب کمیٹی کی ایک سفارش یہ تھی کہ محاصل مشروط میں ۱۰۰۰ روپیہ بد صحت جسمانی کے لئے رکھا جائے۔ جو بذریعہ عطیہ جات حاصل کیا جائے۔ شورےٰ نے متفقہ طور پر اس سفارش کو منظور کر لیا۔

دوسری سفارش جس پر رائے شماری کی گئی یہ تھی کہ سال رواں کی اصل آمد کے مقابل پر آئندہ سال کا تخمینہ آمد و خرچ زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ مرکزی عملہ میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اور مہتمم صاحب مال نے توقع ظاہر کی ہے۔ کہ اس اضافہ سے آمد میں خوشکن زیادتی ہوگی۔ لہذا پیشکردہ تخمینہ آمد و خرچ کو مندرجہ بالا ایک ہزار روپیہ کے اضافہ کے ساتھ منظور کر لیا جائے۔

اس سفارش کو بھی نمائندگان کی بھاری اکثریت نے منظور کر لیا۔ اور اس طرح شوریٰ نے ۶۷۴۱۲ روپے آمد اور اتنے ہی خرچ کا میزانیہ منظور کرنے کی سفارش کی۔ سب کمیٹی کی دیگر سفارشات چونکہ مشورہ کا رنگ رکھتی تھیں۔ لہذا ان کے متعلق صاحب صدر نے فرمایا کہ ان پر رائے لینے کی ضرورت نہیں۔ ان کا دفتر مجلس مرکزیہ سے تعلق ہے۔ اس لئے دفتر انہیں ملحوظ رکھے۔

بجٹ کی منظوری کے بعد شورےٰ کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مجلس مذاکرہ علمیہ کے زیر اہتمام ایک مقالہ

مورخہ ۳۰/۱۰ بروز سوموار بوقت ۶½ بجے شام اکرم سید مسعود احمد صاحب حیدرآبادی کا ایک علمی مقالہ جس کا عنوان "اسلام کے عروج و زوال کے اسباب اور ہماری ذمہ داریاں" ہے مجلس مذاکرہ علمیہ جامعہ احمدیہ کی طرف سے جامعہ احمدیہ کے ہال میں پڑھا جائیگا۔ احباب کثرت سے شامل ہوں۔

عزیز احمد زاہد سکرٹری

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب بمشکل دو ماہ کا عرصہ رہ گیا ہے لیکن ابھی تک چندہ جلسہ سالانہ میں بہت کم رقم وصول ہوئی ہے۔ لہذا تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس ہے۔ کہ اب اس چندہ کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ تا جلسہ تک ہر جماعت اس چندہ کا بجٹ پورا کر لے۔

ناظر بیت المال ربوہ

شذرات

(از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

نبی اور دوسروں کی ملازمت

جناب مولوی عبد الماجد صاحب دریا بادی ایڈیٹر "صدق جدید" لکھنؤ لکھتے ہیں کہ:

"حضرت موسیٰؑ کے قصہ میں ارشاد ہوا ہے فسقیٰ ..... غیر فقیر (القصص ع ۳) آپ نے دونوں لڑکیوں کے لئے کنوئیں سے بھر کر پانی پلایا۔ پھر سایہ کی جگہ پر بیٹھے۔ پھر عرض کی کہ اے پروردگار جو نعمت بھی تو مجھے دے میں اس کا حاجت مند ہوں۔

پیغمبر دوسروں کی خدمت کے لئے ان کے ہاں ملازمت بھی کر سکتے ہیں اور ان سے اپنی خدمت کی اجرت یا تنخواہ طے کر سکتے ہیں۔ یہ سب تفصیل اسی قصہ موسوی کے اسی مقام پر قرآن میں مذکور ہے۔"

(صدق جدید ۲۳ ستمبر ۱۹۶۰ء)

اس اقتباس سے ایک اصولی مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

حضرت زرتشت کی نبوت

محترم صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے پارسیوں کے ایک عظیم اجتماع میں جو حضرت زرتشتؑ کی ولادت کی تاریخ پر کراچی میں منعقد ہوا فرمایا کہ پارسی لوگ پاکستان میں مساوی ذمہ داریاں اور مساوی حقوق رکھتے ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے حضرت زرتشت علیہ السلام کو باقی نبیوں کی طرح پوری عزت اور کامل احترام کا مستحق قرار دیا۔ (پاکستان ٹائمز لاہور ۱۹ ستمبر ۱۹۶۰ء)

محترم صدر کا یہ بیان اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ پاکستان اسلامی جمہوریہ ہے۔ اس میں سب باشندوں کو یکساں حقوق حاصل ہیں۔ نیز قرآنی ارشاد ہے وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ۔ کہ ہر امت میں نبی گذرے ہیں۔ واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایران میں توحید کے علمبردار نبی حضرت زرتشتؑ ہوئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ بعد میں آنے والے لوگ بعض غلط تعلیمات اپنے پیشواؤں کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیحؑ کے ساتھ ہوا۔ مگر حق یہی ہے کہ حضرت زرتشت علیہ السلام خدا تعالیٰ کی توحید کا منادی کرنے کے لئے اس خطۂ زمین میں مبعوث ہوئے تھے۔

ختم نبوت کا نیا مفہوم

مدیر "الاعتصام" لاہور لکھتے ہیں:

"ختم نبوت کے مسئلہ سے پرویز صاحب نے یہ تاثر دلایا کہ خدا نے اس زمانہ کے انسانوں کو جملہ پابندیوں سے حتیٰ کہ نبوت و رسالت کی پابندیوں سے بھی آزاد کر دیا۔ ختم نبوت کا یہ مفہوم ہمارے لئے بالکل نیا ہے کہ انسان نبوت اور وحی کی تعلیمات سے بھی بے نیاز ہو جائے۔"

(۳۰ ستمبر ۱۹۶۰ء)

اگر یہ بیان درست ہے اور اس میں پرویز صاحب کے نظریہ کو درست طور پر بیان کیا گیا ہے تو یہ بدیہی البطلان ہے سچ یہ ہے کہ نبوت و رسالت کی تعلیمات سے انسان کبھی مستغنی نہیں ہو سکتے۔ نبوت کا کلام روحانی غذا ہے۔ جس طرح جسمانی غذا ضروری ہے۔ اسی طرح ہر زمانہ میں روحانی غذا ضروری ہے۔

افسوس ہے کہ علماء نے نبوت ناشناسی کے باعث ختم نبوت کے مفہوم کو بھی مسخ کر دیا ہے۔ حالانکہ اس کا واضح مفہوم تھا کہ نبوت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ کمال تک پہنچ گئی اور اب آپ ہی کی قوت قدسیہ کا ظہور ہوتا رہے گا۔ اسی کو ظلی نبوت کہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ظلی نبوت ختم نبوت کو ثابت کرتی ہے وہ اس کے منافی نہیں۔ (الفرقان۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میرے والد محترم چوہدری بشیر احمد صاحب عرصہ سے بعارضہ ٹانگ شفائیکا بیمار ہیں۔ کمزور بہت ہو گئے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات بخشے۔ آمین

(منیر احمد چک ۲۳ R.B کرپالہ ڈاکخانہ کھوررڑ بانوالہ ضلع لائلپور)

(۲) میری بیوی مریم بیگم چند روز سے بعارضہ پیچش وغیرہ بیمار ہے۔ سب بھائی بہنوں کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

محمد شفیع نوشہروی

دار الرحمت۔ ربوہ

بلوشیدائے جوانان کہ تا بدین قوت شود پیدا

جامعہ احمدیہ کی عمارت کے لئے کوئٹہ کے ایک مخلص بھائی کا گرانقدر عطیہ

جامعہ احمدیہ کا ادارہ سلسلہ کا وہ مؤقر تعلیمی ادارہ ہے کہ جہاں کے فارغ التحصیل طلباء آج دنیا کے مختلف گوشوں میں اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور یہی وہ تعلیمی ادارہ ہے جس میں وہ غیر ملکی طلباء دینی تعلیم حاصل کرتے ہیں جو اپنی زندگیاں وقف کرتے ہیں۔ اسی طرح بیرونی ممالک میں کام کرنے والے بعض غیر ملکی طلباء ریفریشر کورس کے لئے بھی یہاں آتے ہیں اب تک جامعہ احمدیہ کے لئے بھی کافی عمارت نہ تھی۔ سخت گرمی کے ایام میں برآمدوں میں تو بیٹھ کر طلباء تعلیم حاصل کرتے تھے۔ اور ہوسٹل کی پختہ عمارت تو سرے سے ہی موجود نہ تھی۔ کچی عمارت کے اکثر کمرے گر چکے ہیں اور جو باقی ہیں وہ ناقابل رہائش ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جامعہ احمدیہ اور ہوسٹل کی عمارت کا آغاز کر دیا گیا تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ نے گرانقدر رقوم کے عطیہ جات دئیے۔ جماعت کے مخلص احباب نے اس ادارہ کی تعمیر میں جو بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جماعت کے مخلصین کو اس ضرورت کا کتنا احساس ہے اور مخلصین جماعت اس ادارہ کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ اسی سال ماہ اپریل میں جامعہ کے اساتذہ کا ایک وفد کوئٹہ بھی اسی غرض کے لئے گیا تھا۔ جماعت کوئٹہ کے احباب نے اس وقت بھی نہایت اخلاص سے سلسلہ کے اس ادارہ کی تعمیر کے لئے عطیہ جات بھجوائے۔ جس کے لئے امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ مکرم شیخ محمد حنیف صاحب اور ان کے ساتھی عہدیداران میرے شکریہ کے مستحق ہیں۔

ایک مخلص دوست برادرم مکرم محمد امین صاحب نے ایک گرانقدر رقم کا وعدہ فرمایا۔ چنانچہ اب انہوں نے یہ گرانقدر رقم بھجوا دی ہے یہ رقم ان تمام رقوم سے بڑی ہے جو ہمیں اس وقت تک افراد کی طرف سے موصول ہوئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بھائی کے اخلاص اور ایمان میں برکت دے۔ اور اپنے فضل و برکات کی بارش ان پر برسائے۔ جزاہ اللہ عنا احسن الجزاء فی الدارین خیرا۔

جامعہ احمدیہ کی عمارت کی اب چھتیں ڈالی جا رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ عمارت اپنی تکمیل کے مراحل طے کر رہی ہے۔ میں جماعت کے مخلصین احباب کو سلسلہ کی اس اہم ضرورت کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ (پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

فضل عمر بیڈمنٹن ٹورنامنٹ ربوہ

مورخہ ۲ ۱/۲ بروز بدھ ربوہ میں ایک بیڈمنٹن ٹورنامنٹ ہو رہا ہے۔ ربوہ کے علاوہ چنیوٹ سرگودھا اور احمد نگر سے بھی ٹیمیں شامل ہو رہی ہیں۔ اس ٹورنامنٹ میں نہ صرف فسٹ اور سیکنڈ پوزیشن حاصل کرنے والی ٹیموں کو انعامات دئیے جائیں گے بلکہ ہر اس ٹیم کو بھی انشاء اللہ انعامات دیئے جائیں گے جو ہمارے اس ٹورنامنٹ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گی۔

ٹورنامنٹ انشاء اللہ تعالیٰ تین دن تک جاری رہے گا۔ یعنی ۲ ۱/۲ (بدھ) تا ۴ ۱/۲ (جمعہ) تک۔ فیس داخلہ برائے ڈبل بیس روپے اور سنگل کے لئے صرف ڈیڑھ روپیہ ہے۔ داخلہ کی آخری تاریخ ۲۰ بروز اتوار تک ہے۔

(انیس محمود احمد کاہلوں سیکرٹری ٹورنامنٹ۔ ربوہ)

(۵) خاکسار کی بچی آجکل بیمار ہے اور گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہے بعض اوقات حالت زیادہ خراب ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچی کو جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

محمد سعید سلیم

دار التجلید اردو بازار لاہور

(۳) خاکسار کے بھائی مرزا منیر علی صاحب کی بہو مبارکہ بیگم صاحبہ (ہمشیرہ قاضی مبارک احمد صاحب واقف زندگی) دو ہفتہ سے بخار، کھانسی اور پیچش سے سخت بیمار ہے۔ دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنے فضل و رحم سے کامل صحت دے۔ آمین

(مرزا مذید علی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ)

(۴) عاجز ان دنوں کچھ پریشانیوں میں مبتلا ہے نیز والدہ صاحبہ چند دن سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب پریشانیوں کے ازالہ اور والدہ کی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔ (رشید احمد نسیم معلم وقف جدید معظم والی چور ضلع سیالکوٹ)

جمعیۃ علماء ہند (بھارت) کے اجلاس سورت کی تجاویز کا حشر

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن ۔ بمبئے)

(منقول از بدر قادیان)

چار سال کی بات ہے کہ سوراشٹر (بھارت) کے تاریخی شہر سورت میں جمعیۃ علماء ہند کا جو ایک سالانہ اجلاس منعقد ہوا تھا اس اجلاس میں کوشش کی گئی تھی کہ جمعیۃ علماء ہند کی طرف فرقہ آرائی ۔ عافیت کوشی اور غفلت شعاری کی جو داستانیں منسوب کی جاتی ہیں ۔ وہ غلط ثابت ہوں اور اسے ایک وحدت پسند ۔ سخت کوش اور بیدار مغز جماعت ثابت کیا جائے اس اجلاس میں چند ایسی تجاویز منظور کی گئیں ۔ جو اس کی ان اندرونی کیفیات کی طرف اشارہ کرتی تھیں مثلاً یہ کہ

۱ ۔ وحدت کلمہ پر امت مسلمہ کی تشکیل ۔
۲ ۔ مختلف زبانوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مقدسہ کی اشاعت ۔
۳ ۔ ایک تبلیغی ادارہ کا قیام وغیرہ ۔

ظاہر ہے کہ یہ بڑی ولولہ انگیز تجویزیں تھیں اور یہ ناممکن تھا کہ کوئی ہمدرد قوم و ملت ان تجاویز کے بعد جمعیۃ کی طرف تعاون کا ہاتھ نہ بڑھاتا ۔ چنانچہ میں نے بھی اخبار "بدر" کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی طرف سے اس کی خدمت میں تعاون کی پیشکش کی ۔ خیال تھا کہ جمعیۃ اب تازہ دم ہو کر میدانِ عمل میں آئے گی اور ان مقدس تجاویز کو جامہ عمل پہنانے کے لئے جدوجہد کا آغاز کرے گی ۔ ہفتے مہینوں میں اور مہینے سالوں میں تبدیل ہو گئے مگر افسوس کہ جمعیۃ علماء اپنے مرکزِ ثقل سے ذرا نہ ہلی ۔ سستی اور درماندگی کا وہ اثر جو اس اجلاس سے پہلے پایا جاتا تھا ۔ اجلاس کے بعد بھی باقی رہا ۔

جمعیت کے صوبائی اجلاس

لطف یہ کہ اس کے بعد بھی جمعیت کے اندر کئی صوبائی اجلاس ہوئے اور ان میں ان تجاویز کو بروئے کار لانے کے لئے کئی معین راہیں بھی ڈھونڈی گئیں جیسے متحدہ بمبئی کے صوبائی اجلاس میں ایک ایسے ادارہ کے قیام پر زور دیا گیا جس میں ہر فرقہ و مسلک کے علماء پرانے اور نئے علوم کی روشنی میں ایسے مقاماتِ اتصال کی تلاش کریں جہاں "وحدت کلمہ" کے اصول پر تمام اسلامی فرقوں کو دعوت اتحاد و اتصال دی جائے ۔ تاکہ اس وقت عہدِ قدیم و عتیق کے درمیان اختلاف کی جو خلیج نظر آتی ہے وہ پاٹ دی جائے مگر افسوس کہ اس سنگم کی تلاش کے لئے ابھی تک جمعیت علماء ہند کا کوئی قافلہ روانہ نہیں ہوا ۔ اسی طرح ملکی اور بین الاقوامی طور پر اور بہت سے ایسے داعیے پیدا ہوئے جو جمعیت کے لئے مہمیز کا کام کر سکتے تھے ۔ مگر جمعیت احساسات کی تندی و تیزی سے دور ہی رہی ۔

خلیل احمد جامعی کا انکشاف

ابھی ان دنوں خلیل احمد جامعی کا ایک مضمون "جمعیۃ علماء ہند" خصوصاً اس کے "اجلاس سورت" کے متعلق شائع ہوا ہے اس میں انہوں نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ جمعیت کے "اجلاس سورت" کے بعد بہت سے لوگ پرامید ہو گئے تھے ۔ اور یہ توقع باندھنے لگے تھے کہ یہ پھر ایثار و قربانی کا اعلیٰ کردار پیش کرنے والی ہے ۔ لیکن جب کچھ دنوں کے بعد اس کی زندگی میں تعطل کی کیفیت نظر آنے لگی تو چند بہی خواہانِ ملت نے اربابِ جمعیت کو اس غفلت و مداہنت کی طرف توجہ دلائی ۱۹۵۷ء میں ایک یادداشت جمعیۃ علماء اترپردیش کی وساطت سے مرکزی جمعیت کو بھیجی گئی ۔ اس میں ان تجاویز کو روبہ عمل لانے کے لئے بہت سے قیمتی مشورے دیئے گئے ۔ مگر وہ سب ناقابلِ توجہ سمجھے گئے ۔ یہ تو ان لوگوں کی کوششوں کا حشر تھا جو براہِ راست جمعیت سے وابستہ ہیں ۔ اگر اس حالت میں جماعت احمدیہ کی "تعاون کی پیشکش" جمعیت کی زبان پر نہ آئی تو ہم کیا شکوہ کریں ۔

جماعت احمدیہ کا تعارف

مگر جماعت احمدیہ جو جمعیت کی آج کی تجاویز پر روزِ اول سے گامزن ہے اور اس عہدِ عتیق میں ان القول الاولون کا مصداق قرار پا چکی ہے ۔ پھر ان "قوانین فطرت" کی حفاظت کا عہد کرتی ہے ۔ جن سے بنی نوع انسان کا ملی ۔ اخلاقی و روحانی شعور بیدار ہوتا ہے ۔ وحدت کلمہ پر امت مسلمہ کی تشکیل وغیرہ یہ وہ مسئلے ہیں جو اس کے اخلاقی و روحانی شعور کی ترجمانی کرتے ہیں ۔ جمعیت اگر ان عظیم اقدار کو لے کر آگے بڑھتی تو ہم یقیناً اسے مبارکباد دیتے لیکن جب صورت حال یہ ہے کہ علماء و مشائخ کا یہ قافلہ صعوبتِ سفر سے چور ہو گیا ہے ۔ چالیس سال تک جدوجہد کرنے کے بعد اب اس میں کوئی توانائی نہیں رہی ۔ ان عظیم اقدار کی تبلیغ و حفاظت کے لئے صرف جماعت احمدیہ ہی میدانِ عمل میں رہ گئی ۔ اس لئے ہم ضروری سمجھتے ہیں کہ پھر ایک بار قوم کو جماعت احمدیہ سے متعارف کرائیں اور اس کی عملی زندگی کے اس پہلو کو اجاگر کریں جو جمعیت کی ان تجاویز سے تعلق رکھتا ہے ۔

خلیل احمد جامعی کا مشورہ

"مولانا خلیل احمد جامعی" نے اپنے مضمون میں ایک بات بڑی اہم کہی ہے وہ کہتے ہیں کہ ان چار سالوں میں بہت سے اسلامی فرقوں کے عقائد و دینیات کے وہ پہلو سامنے آ گئے ہیں جو پہلے پوشیدہ تھے ۔ اس لئے اپر غور و فکر کر کے "وحدت کلمہ" کی بنیاد پر دعوت اتحاد دینی کچھ مشکل نہیں مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ ان امور پر متانت و سنجیدگی سے غور کیا جائے ۔

جب کبھی اس قسم کے مطالبے زیرِ غور آتے ہیں تو طبعی طور پر ہمیں اس بات کا انتظار رہتا ہے کہ دیکھیں اب اربابِ جمعیت یا اس ادارہ کے متین و سنجیدہ علماء جماعت احمدیہ کے متعلق کیا فیصلہ کرتے ہیں ایک غلط فہمی جو ستر سال سے چلی آ رہی ہے ۔ اس کے ازالہ کے لئے کیا قدم اٹھاتے ہیں ۔

اس خواہش نے چار سال تک ہمیں آتشِ انتظار میں جلایا بار بار جی چاہا کہ ہم اربابِ جمعیت سے پوچھیں کہ آپ اور جماعت احمدیہ "کلمہ طیبہ" پر متحد ہیں یا نہیں ؟ سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی یہ تحریر ابھی تک آپ کی نظروں سے گذری ہے یا نہیں ؟

ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے ۔ یہ کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین اور خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبۂ اتمام پہنچ چکی ۔ جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے ۔

(ازالہ اوہام)

اور جماعت احمدیہ جو روزانہ پانچ مرتبہ اپنی اذانوں میں کلمۂ تشہد کا اعلان کرتی ہے وہ آواز ابھی تک آپ نے سنی ہے یا نہیں ؟ جمعیت کی غفلت شعاری یا بیدار مغزی کا فیصلہ اسی ایک امر پر منحصر ہے ۔

ہم وجودیت اور حقیقت پسندی

اس جگہ ہم یہ بھی عرض کر دیں کہ ہم جو اس دعوتِ اتحاد پر لبیک کہتے ہیں اس میں ہمارا کوئی ذاتی یا جماعتی مفاد نہیں ہم اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی میں ہرگز اس دعوت کے محتاج نہیں ۔ ہم ستر سال سے اس میدانِ عمل میں اکیلے تھا کہ رواں دواں ہیں ہمارا وجود قوم کی نظر عنایت کا رہینِ منت نہیں ۔ سنت الٰہی اور ایک لمبے تجربہ کے بعد ہمارا رجحان استقلال کی طرف ہے ہم پر نگرانی صرف کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کی ہے مگر زندگی کا ایک اور گر ہے یعنی "ہم وجودیت" ہم اس کے بھی منکر نہیں اسی لئے جب کوئی ہمیں یہ پیغام دیتا ہے تو ہم بشاشت سے قبول کرتے ہیں ۔ اور اس کا محرک دراصل ہماری خیر اندیشی کا یہ جذبہ ہوتا ہے کہ ہماری طرح دوسری جماعتیں بھی "حقیقت پسند" بن جائیں ۔

اگر آج اربابِ جمعیت اپنی معاندانہ پالیسی سے توبہ کر لیں اور "وحدت کلمہ" یا "ہم وجودیت" کے اصول پر عمل پیرا ہو جائیں تو اس سے ہماری پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی ۔ ہمیں مسرت صرف اس بات کی ہو گی ۔ کہ اسلامیانِ ہند کا یہ معزز طبقہ اب حقیقت پسند بن گیا ۔

مسئلہ احمدیت

اور سچ پوچھئے تو اس وقت امتِ مسلمہ کا سب سے بڑا مسئلہ یہی ہے کہ جماعت احمدیہ کا شمار کس طبقہ میں ہے ۔ پہلے یہ جماعت ایک ننھے پودے کی طرح تھی اس وقت لوگ اس کی حقیقت و خواص سے ناواقف تھے ۔ مگر اب یہ ایک مضبوط درخت ہے ۔ اور تمام اکناف عالم میں اس کے شیریں و صحت بخش پھلوں کے خواہش مند نظر آتے ہیں پس امتِ مسلمہ کے لئے یہ مسئلہ وقت کا ایک اہم مسئلہ بن گیا ہے ۔ اور کچھ دنوں کے بعد تو مسلمانوں کے دینی مسائل میں جماعت احمدیہ کا وجود ہی سب سے اہم مسئلہ بن جائیگا تو کیا یہ دور اندیشی و بیدار مغزی کا تقاضا نہیں کہ آج ہی اسلامیانِ عالم کو جماعت احمدیہ کے حقیقی منصب سے آگاہ کر دیا جائے تا آنیوالی نسلیں اپنے اسلاف سے بدظن نہ ہوں اور امت کے پچھلے طبقے کو

نتیجہ امتحان شہادت القرآن

مکرم عزیز محمد خاں صاحب بہاولپور اوّل اور مکرم مرزا عبدالمجید صاحب پشاور دوم رہے ہیں اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

نام مجلس	نمبر شمار	اسماء اراکین کرام	درجہ کامیابی
دارالنصر ربوہ	۱	محمد بخش صاحب پنشنر	اول
	۲	غلام قادر صاحب	سوئم
	۳	غلام محمد صاحب	دوئم
	۴	ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب	اول
دارالرحمت غربی ربوہ	۵	حکیم محمد صدیق صاحب	//
	۶	خان میر صاحب	سوم
	۷	عبدالرحمٰن شاہ صاحب	دوم
	۸	کیپٹن محمد سعید صاحب	//
	۹	ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب	//
دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰	مستری امام دین صاحب	سوم
	۱۱	چوہدری عبدالمومن صاحب	اول
	۱۲	کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	//
	۱۳	میاں الف دین صاحب	//
دارالیمن ربوہ	۱۴	سردار محمد صاحب کاتب	دوم
	۱۵	محمد شفیع صاحب	//
	۱۶	بشیر احمد صاحب	//
	۱۷	شیخ رشید احمد صاحب قریشی	اول
دارالصدر غربی ربوہ	۱۸	سید عبدالرزاق شاہ صاحب	//
	۱۹	ماسٹر الہ بخش صاحب	//
	۲۰	عطاء اللہ خان صاحب	//
	۲۱	محمد اسمٰعیل صاحب	دوم
	۲۲	قاری محمد امین صاحب	//
	۲۳	راجہ فضل الٰہی صاحب	//
	۲۴	مرزا محمد حسن صاحب	//
	۲۵	چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ	اوّل
	۲۶	ڈاکٹر غلام مصطفٰے صاحب	//
فیکٹری ایریا ربوہ	۲۷	عبدالغنی شاہ صاحب	//
	۲۸	[illegible] بشارت احمد صاحب	دوم
	۲۹	کیپٹن خادم حسین صاحب	//
	۳۰	چوہدری خان محمد صاحب	سوم
	۳۱	فضل الٰہی صاحب	اول
	۳۲	محمد احمد صاحب	دوم
	۳۳	محمد رمضان صاحب	اول
	۳۴	آفتاب احمد خان صاحب	//
	۳۵	صوبیدار محمد صدیق صاحب	//
	۳۶	مرزا محمد یعقوب صاحب	//
	۳۷	محمد عبداللہ صاحب	سوم
دارالرحمت وسطی ربوہ	۳۸	فتح محمد صاحب	اول
	۳۹	محمد شفیع صاحب	دوم
	۴۰	مرزا برکت علی صاحب	اول
	۴۱	قریشی محمد عبداللہ صاحب	//
گولبازار ربوہ	۴۲	محمد احمد نظام صاحب	دوم
	۴۳	سید بشیر احمد شاہ صاحب	اول
	۴۴	فضل حق صاحب	دوم
	۴۵	محمد شفیع صاحب	اول

نام مجلس	نمبر شمار	اسماء اراکین کرام	درجہ کامیابی
دارالصدر شرقی ربوہ	۴۶	ماسٹر حمید احمد صاحب	اوّل
	۴۷	حاکم علی صاحب	//
	۴۸	قاضی رشید الدین صاحب	//
	۴۹	پیر خلیل احمد صاحب	//
	۵۰	ملک گل محمد صاحب	//
	۵۱	خواجہ عبید اللہ صاحب	//
	۵۲	نذیر احمد خان صاحب	//
	۵۳	عبدالحق صاحب شاکر	//
	۵۴	عبدالرحمان صاحب شاکر	سوم
	۵۵	بابو کرامت اللہ صاحب	دوم
	۵۶	ملک عبدالرحمان صاحب	//
	۵۷	محمد سعید انصاری صاحب	اوّل
	۵۸	جمال الدین صاحب	سوم
	۵۹	محمد رمضان صاحب	//
	۶۰	عنایت اللہ خان صاحب خلیل	اوّل
دارالعلوم ربوہ	۶۱	غلام محمد صاحب	دوم
کراچی	۶۲	ظفر الحق صاحب	اوّل
	۶۳	خلیل الرحمان صاحب	//
	۶۴	میاں محمد یوسف صاحب	دوم
	۶۵	پیر عبدالعلی صاحب	//
	۶۶	محمد عبداللہ صاحب	//
	۶۷	صوفی عبدالرحمان صاحب	اوّل
	۶۸	ڈاکٹر جلال الدین صاحب	دوم
	۶۹	چوہدری عبدالعزیز صاحب	اوّل
	۷۰	[illegible] نذیر احمد صاحب	دوم
	۷۱	احمد مختار صاحب	اوّل
	۷۲	عبدالمجید صاحب	دوم
	۷۳	حکیم عبدالعزیز صاحب	سوم
	۷۴	شیخ محمد علی صاحب	دوم
	۷۵	غلام رسول صاحب	سوم
	۷۶	ملک نصیر احمد صاحب	اوّل
	۷۷	سید محمد یوسف شاہ صاحب	دوم
	۷۸	محمد عبدالرحمٰن صاحب	//
	۷۹	چوہدری شریف احمد صاحب	//
	۸۰	عبدالواحد صاحب صدیقی	اوّل
	۸۱	شیخ مبارک علی صاحب	دوم
	۸۲	عبدالسلام صاحب	سوم
	۸۳	فضل الرحمان صاحب	اوّل
	۸۴	[illegible] سید احمد صاحب	سوم
	۸۵	غلام یٰسین صاحب	//
	۸۶	انوار اللہ صاحب	//
	۸۷	عبدالکریم صاحب	دوم
	۸۸	نیاز احمد صاحب	//
	۸۹	صوفی عبدالحکیم صاحب	//
	۹۰	مستری کرم دین صاحب	دوم

نام مجلس	نمبر شمار	اسماء اراکین کرام	درجہ کامیابی
کراچی	۹۱	آفتاب احمد صاحب بسمل	اول
	۹۲	ملک عزیز احمد صاحب	//
	۹۳	سلطان محمود احمد صاحب	//
	۹۴	محمد شفیع خاں صاحب	دوم
	۹۵	ملک عبدالرحمان خاں صاحب	//
	۹۶	محمد یوسف صاحب انجینئر	اوّل
	۹۷	آغا عبدالرحمٰن شاہ صاحب	سوم
	۹۸	حاجی عبدالکریم صاحب	اوّل
	۹۹	عبدالحمید صاحب	دوم
	۱۰۰	ہدایت اللہ صاحب منگوی	//
	۱۰۱	چوہدری فیض عالم خان صاحب فیض	اوّل
	۱۰۲	عبدالواحد خاں صاحب	دوم
	۱۰۳	ملک محمد اشرف خاں صاحب	//
	۱۰۴	عزیز اللہ صاحب	//
	۱۰۵	عبدالغنی صاحب فاضل	//
	۱۰۶	ڈاکٹر ظہور الحسن صاحب	//
	۱۰۷	سید محمد حسین صاحب	اوّل
	۱۰۸	محمد اسرائیل احمد صاحب	//
	۱۰۹	عبدالمجید صاحب	دوم
	۱۱۰	شیخ محمد یعقوب صاحب	اوّل
	۱۱۱	مرزا عبدالرحمٰن صاحب	//
اوکاڑہ	۱۱۲	نور الدین صاحب	سوم
	۱۱۳	فضل الدین صاحب	دوم
بہاولپور	۱۱۴	عزیز محمد خاں صاحب	اوّل
سرگودھا	۱۱۵	ڈاکٹر ایس اے صدیقی صاحب	//
	۱۱۶	سراج الدین صاحب	//
	۱۱۷	محمد عالم صاحب	//
	۱۱۸	غلام رسول صاحب قمر	//
چک ۳۴م (سرگودھا)	۱۱۹	احمد خاں صاحب	سوم
میانی (سرگودھا)	۱۲۰	افتخار احمد صاحب	دوم
	۱۲۱	غلام حسین صاحب پنشنر	سوم
	۱۲۲	کامل دین صاحب	//
	۱۲۳	میر محمد خلیل الرحمٰن صاحب	اوّل
گولیکی (گجرات)	۱۲۴	پیر محمد اکبر صاحب سفراط	//
ککرالی (گجرات)	۱۲۵	احمد دین صاحب	دوم
گجرات	۱۲۶	ملک صاحب (المعروف شیخ عنایت اللہ)	اوّل
قمر آباد (سندھ)	۱۲۷	قمر الدین صاحب	دوم
۲۷۰/۸ (تھرپارکر)	۱۲۸	صوفی غلام محمد صاحب	//
کنری	۱۲۹	عبدالعزیز صاحب	اوّل
	۱۳۰	ماسٹر فضل الدین صاحب بارق	//
سن باڈہ (سندھ)	۱۳۱	محکم دین صاحب	دوم
پشاور چھاؤنی	۱۳۲	خواجہ محمد شریف صاحب	//
	۱۳۳	ڈاکٹر مرزا عبدالقیوم صاحب	//
	۱۳۴	مرزا عبدالمجید صاحب پنشنر	اوّل
	۱۳۵	شمس الدین صاحب	دوم
	۱۳۶	عبدالکریم صاحب	اوّل
	۱۳۷	محمد الطاف صاحب	//
سکھر	۱۳۸	محمد منور صاحب	//
	۱۳۹	قریشی عبدالرحمٰن صاحب	//
	۱۴۰	صوفی محمد رفیع صاحب	//
	۱۴۱	سید بشیر احمد صاحب	دوم

(باقی)

ایوان صدر راولپنڈی اعزازات عطا کرنے کی تقریب

صدر کی طرف سے ستاون اصحاب کو نوازا گیا

راولپنڈی ۲۸ر اکتوبر۔ کل شام صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے انقلاب کی دوسری سالگرہ کے موقع پر ایک سادہ مگر پر وقار تقریب میں ستاون اصحاب کو اعزازات عطا کئے۔ ان میں سے آٹھ اصحاب کو قابل فخر کارنامے انجام دینے پر ستارہ جرأت اور ۴ کو سول تمغے عطا کئے گئے۔

رستم زمان گاماں پہلوان کو قابل فخر کارنامے انجام دینے پر ان کی وفات کے بعد صدر کا تمغہ عطا کیا گیا۔ جسے مرحوم کی بیوہ نے وصول کیا۔ وہ سفید برقع اوڑھے دربار میں موجود تھیں۔ آج جن دوسرے اصحاب کو تمغہ صدر عطا کیا گیا۔ ان میں مشہور آرٹسٹ مسٹر عبدالرحمٰن چغتائی، ٹینس کے مشہور کھلاڑی خواجہ افتخار احمد، اردو کے مشہور ادیب ڈاکٹر ایس ایم عبداللہ، کرکٹ ٹیم کے کپتان مسٹر فضل محمود اور مشہور موسیقار روشن آرا بیگم بھی شامل ہیں۔

صدر نے میر ہنزہ امیر محمد جمال خاں کو تمغہ ہلال پاکستان عطا کیا۔ انہوں نے مسٹر عبدالرحمٰن چغتائی کو تمغہ صدر کے علاوہ ہلال امتیاز بھی عطا کیا۔ انہوں نے تین اصحاب کو ہلال قائد اعظم عطا کیا۔ جن میں والی سوات بھی شامل ہیں۔

کل بہادری دکھانے کے صلے میں جن اصحاب کو اعزازات دیئے گئے۔ ان میں جمعدار سعید الرحمٰن اور مرحوم صوبے دار اکبر خاں (جنہیں وفات کے بعد یہ تمغہ دیا گیا ہے) بھی شامل ہیں۔

اعزازات عطا کرنے کی تقریب میں جن دوسرے اصحاب نے شرکت کی ان میں مرکزی وزراء، اعلیٰ سول اور فوجی افسر اور معزز شہریوں کی بڑی تعداد بھی شامل تھی۔

یہ تقریب کل چار بجے شروع ہوئی۔ سب سے پہلے صدر کے سیکرٹری مسٹر قدرت اللہ شہاب نے ان اصحاب کی فہرست پڑھ کر سنائی جنہیں اعزازات کے لئے منتخب کیا گیا ہے۔ اس تقریب کے بعد چائے سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔ بعد میں صدر نے حاضرین سے باتیں کیں۔ اعزازات پانے والوں کے نام درج ذیل ہیں:۔

ہلال پاکستان:۔ بریگیڈیئر میر محمد جمال خان میر آف ہنزہ۔

ہلال امتیاز:۔ مسٹر عبدالرحمٰن چغتائی آرٹسٹ۔

انہیں ہلال قائد اعظم بھی عطا کیا گیا۔ میجر جنرل میاں گل عبدالحق جہاں زیب والی سوات۔

مسٹر ایس ایم شریف سیکرٹری تعلیم۔ مسٹر الطاف حسین ایڈیٹر ڈان۔

ہلال خدمت:۔ مولوی غلام محی الدین قصوری صدر انجمن حمایت اسلام لاہور۔

ستارہ پاکستان:۔ اینڈھن۔ بجلی اور قدرتی وسائل کے سیکرٹری مسٹر معین الدین ربوسے

بورڈ کے چیئرمین مسٹر ایس اے سہروردی

ستارہ امتیاز:۔ لاہور کے ادیب سید امتیاز علی تاج۔

ڈاکٹر امیر الدین میو ہسپتال لاہور۔

رستم زماں گاماں پہلوان (ان کا تمغہ ان کی بیوہ محترمہ وزیر بیگم نے وصول کیا)

مغربی انگلستان میں موسلا دھار بارش

لنڈن ۲۸ر اکتوبر۔ مغربی انگلستان کے متعدد حصوں میں ۲۴ گھنٹے تک اور بعض حصوں میں ۴۸ گھنٹے تک سخت بارش ہونے کی وجہ سے رسل و رسائل کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے ریلوے لائن اور سڑکیں پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں۔ جس کی وجہ سے بعض علاقوں میں اشیاء خوردنی کا توڑا محسوس ہونے لگا ہے۔

صدر السلواڈور گوئٹے مالا بھاگ گئے

واشنگٹن ۲۸ر اکتوبر۔ وسطی امریکہ کی ریاست السلواڈور میں کل فوج اور شہریوں نے مل کر حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا۔ اب وہاں بالکل امن ہے۔ اطلاع ملی ہے کہ اس ملک کے صدر ملک سے بھاگ کر گوئٹے مالا چلے گئے ہیں اور ان کے بیوی بچوں نے سفیر کا سٹے ریکو کے ہاں پناہ لے رکھی ہے۔

ایٹمی ہتھیاروں کے خلاف پُر امن تحریک

لنڈن ۲۸ر اکتوبر۔ برطانوی فلسفی ارل برٹرینڈرسل اور پادری مائیکل سکاٹ نے ایٹمی جنگ اور وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کے خلاف پُر امن تحریک چلانے کے لئے عوام سے تعاون کی اپیل کی ہے پادری مائیکل سکاٹ ایٹمی ہتھیاروں کی پُر زور مخالفت اور افریقی عوام کے حقوق کی حمایت کے لئے خاص شہرت حاصل کر چکے ہیں۔

سیکنڈ پنجاب رجمنٹ کی دوصد سالہ سالگرہ کی تقریبات شروع ہو گئیں

سیالکوٹ میں صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے پریڈ کی سلامی لی

سیالکوٹ ۲۸ر اکتوبر۔ سیکنڈ پنجاب رجمنٹ کی دو صد سالہ سالگرہ کی تقریبات کل صبح انفنٹری لائنز پریڈ گراؤنڈ میں شروع ہوئیں۔ سالگرہ کی تقاریب کا آغاز پریڈ سے ہوا جس کی سلامی صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے لی۔

اس تاریخی تقریب کو دیکھنے کے لئے صبح ہی لوگ پریڈ گراؤنڈ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ پریڈ دیکھنے والوں میں بچے، بوڑھے جوان، شہری اور مسلح افواج کے سپاہی اور سابق فوجی شامل تھے۔ اندازہ ہے کہ اس تقریب کو دیکھنے کے لئے پچاس ہزار کے قریب افراد آئے ہوئے تھے۔

اس تقریب میں شرکت کرنے والے ممتاز افراد میں سفارتی نمائندے افواج متحدہ کے عارضی جنگ بندی کمیشن کے ارکان اور ممتاز شہری شامل تھے۔ ہندوستانی فوج کے ایک سینئر افسر لیفٹیننٹ جنرل کلونت سنگھ جو قیام پاکستان سے قبل اسی رجمنٹ کے ساتھ خدمات سرانجام دے چکے ہیں اپنے کنبہ کے ارکان سمیت اس تقریب میں شریک ہوئے پاکستانی فوج کے جو سینئر افسر اس تقریب پر موجود تھے ان میں کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ لیفٹیننٹ جنرل بختیار رانا۔ میجر جنرل امراؤ خاں۔ میجر جنرل ایم۔ جی جیلانی اور دوسرے سینئر سول اور فوجی افسر شامل تھے۔

بٹالین کی شاندار روایات کا باعث افتخار احساس رکھنے والے افسر اور نوجوان پریڈ گراؤنڈ میں اپنی صاف ستھری وردیوں میں سینے تانے گارڈز کی شکل میں صدر کے انتظار میں کھڑے بڑا خوبصورت منظر پیش کر رہے تھے۔

صدر ایوب فیلڈ مارشل کی وردی پہنے جب پریڈ گراؤنڈ میں سلامی کے چبوترے پر پہنچے تو انہیں صدارتی سلامی دی گئی۔ اس موقعہ پر صدر کا ذاتی پرچم لہرایا گیا! ور فوجی بینڈ نے قومی ترانہ بجایا۔

اسکے بعد پریڈ کے کمانڈر لیفٹیننٹ کرنل اعزاز الدین احمد خاں پھرتی سے مارچ کرتے ہوئے صدر کے پاس پہنچے اور ان سے پریڈ کا معائنہ کرنے کی درخواست کی۔ بینڈ نے ہلکی رفتار کے مارچ کی دھن بجائی اور صدر نے گارڈز کا معائنہ کرنے کے بعد چاروں سپاہیوں سے ہاتھ ملایا۔ اس کے بعد صدر ایوب واپس سلامی کے چبوترے پر آ گئے بعد میں بری فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے پریڈ سے خطاب کیا۔ کمانڈر انچیف نے اردو میں تقریر کی۔

جنرل موسیٰ نے کہا کہ پنجاب رجمنٹ کی دو سو برس کی تاریخ فرض سے وابستگی اور بہادری کی بے مثال داستانوں سے بھری پڑی ہے پاکستانی فوج کو اس بٹالین کی خدمات پر فخر ہے۔ جنرل موسیٰ نے کہا سپاہی خواہ کسی بھی قوم یا مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ یقین محکم، دیانتداری مشکلات کے سامنے ڈٹ جانا اور مستقل مزاجی ایسی خوبیاں ہیں جو اس کے فرائض کی انجام دہی میں مشعل راہ کا کام دیتی ہیں۔

جنرل موسیٰ نے کہا کہ یہ بات ان کے لئے فخر و مسرت کا باعث ہے کہ برصغیر میں اپنی شاندار خدمات کے دو سو برس مکمل کرنیوالی ایک اور بٹالین بھی پاکستانی فوج کی اسی رجمنٹ سے متعلق ہے۔ جنرل موسیٰ نے کہا کہ اپنے مصروف پروگرام کے باوجود دوصد سالہ تقریبات میں صدر ایوب کی شرکت بٹالین کی تاریخ میں ایک ناقابل فراموش واقعہ کی حیثیت سے یادگار رہے گی۔ انہوں نے صدر کی اس تقریب میں شرکت پر اپنی اور دوسری پنجاب رجمنٹ کی طرف سے صدر مملکت کا شکریہ ادا کیا جنرل موسیٰ نے اس موقعہ پر پاکستانی فوج کے سپاہیوں اور پنشنروں اور پاکستانی فوج کی حیثیت اور عظمت میں اضافہ کی دعا کی۔

اعلانات ٹاؤن کمیٹی

۱۔ دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں روزانہ صبح ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک چیچک کے ٹیکے لگائے جائیں گے۔ خصوصاً جن بچوں کو پہلے ٹیکے نہیں لگے ان کا لانا ضروری ہے۔

۲۔ سٹریٹ لائٹ کی شکایت لکھتے وقت پول نمبر ضرور لکھئے۔

۳۔ ہاؤس ٹیکس۔ تہ بازاری۔ لائسنس فیس وغیرہ فوری طور پر دفتر کمیٹی میں ادا کریں ورنہ باضابطہ کارروائی کی جائے گی۔

(فدا محمد خان سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

انصار اللہ کا سالانہ اجتماع (بقیہ صفحہ اول)

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ قرآن مجید، احادیث نبویؐ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پر معارف درسوں اور حضرت سیدہ موصوفہ کے اس معرفت بھرے کلام نے سامعین پر ایک وجد کی سی کیفیت طاری کر دی۔ چنانچہ اسی روح پرور ماحول میں سوا چھ بجے شام کے بعد اجتماع کے اجلاس اول کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ تاکہ انصار طعام سے فارغ ہونے اور نماز مغرب و عشاء باجماعت اکٹھی ادا کرنے کے بعد دوسرے اجلاس کے لئے پھر جمع ہو سکیں۔

اجلاس دوم

طعام سے فارغ ہونے کے بعد اجتماع میں شریک جملہ احباب نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری کی اقتداء میں مغرب اور عشاء کی باجماعت نمازیں ادا کیں۔ اس کے بعد پونے ۹ بجے شب کے قریب اجتماع کا اجلاس دوم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں شروع ہوا تلاوت قرآن مجید محترم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب قائد عمومی تحسین ۔۔ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم سے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

بلند آواز اور خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی

شوریٰ کی کارروائی بعد ازاں حسب پروگرام شوریٰ کی کارروائی کا آغاز اجتماعی دعا سے ہوا جو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کرائی۔ پہلے مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اس سب کمیٹی کی رپورٹ پڑھ کر سنائی جو گذشتہ سال شوریٰ کے فیصلے کے مطابق دستور اساسی پر نظر ثانی کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ سب کمیٹی نے دستور اساسی کی متعدد دفعات میں جو ترامیم پیش کی تھیں نمائندگان نے انہیں منظور کئے جانے کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا۔ چنانچہ محترم صدر صاحب نے ان سب ترامیم کو منظور فرمایا۔ بعد ازاں مکرم قائد صاحب عمومی نے مجلس مرکزیہ کی کارگزاری پر مشتمل سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی اس پر روشنی ڈالتے ہوئے محترم صدر صاحب نے ماہنامہ "انصار اللہ" (اجتماع کے موقع پر جس کا پہلا شمارہ شائع ہوا ہے) کی خریداری کی تحریک فرمائی۔ اور بعض مجالس نے جن میں مجلس کراچی اور مجلس ضلع سیالکوٹ خاص طور پر قابل ذکر ہیں سینکڑوں کی تعداد میں مستقل خریدار مہیا کرنے کی پیشکش کی۔ اس کے بعد پونے دس بجے کے قریب شوریٰ کے پہلے اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

بعد ازاں مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے قرآن مجید کا درس دیا۔ اور یہ درس بجنے میں چند منٹ قبل تک جاری رہا۔ آخر میں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے "درعدن" میں سے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کا معرفت بھرا کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد دس بجے شب اجتماع کے دوسرے اجلاس اور پہلے روز کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی (اگلے دو روز کی کارروائی آئندہ اشاعتوں میں ملاحظہ فرمائیں)

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

خدا تعالیٰ کے وجود کا قائل ہے۔ سچی پاکیزگی اور خدا ترسی کے کمال کو حاصل نہیں کر سکتا۔۔۔۔ لیکن وہ شخص جو براہِ راست خدا تعالیٰ کا جلال آسمان سے مشاہدہ کرتا ہے وہ نیک کاموں اور وفاداری اور اخلاص کے لئے اس الٰہی جلال کے ساتھ ہی ایک قوت اور روشنی حاصل کرتا ہے جو اسے بدیوں سے بچا لیتی اور تاریکی سے نجات بخشتی ہے۔۔۔۔ پس یہی وہ یقین اور معرفت ہوتی ہے۔ جس کو انبیاء آکر عطا کرتے ہیں اور جس کے ذریعہ سے لوگ گناہ کی زندگی سے نجات حاصل کر کے پاک زندگی پا لیتے ہیں۔ اسی طریق پر خدا تعالیٰ نے مجھے مامور کیا ہے اور میرے آنے کی یہی غرض ہے کہ میں دنیا کو دکھا دوں کہ خدا موجود ہے اور وہ جزا سزا دیتا ہے"

(الحکم جلد ۹ ص۴)

رسالہ مصباح کے متعلق ضروری اعلان

ماہ نومبر کا رسالہ مصباح اجتماع نمبر ہے جس میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی تقریر "ذکر حبیبؑ" کے علاوہ اجتماع کی مکمل رپورٹ شائع کی جا رہی ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے اور صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کے پیغامات بھی شامل اشاعت ہیں۔ اس کے علاوہ کئی دوسرے علمی مضامین۔ افسانے اور نظمیں بھی درج ہیں۔ غرض یہ رسالہ انتہائی دلچسپ ہوگا۔ مقامی لجنات اور ایجنٹ حضرات اگر زائد کاپیاں منگوانا چاہیں تو جلد اطلاع دیں تاکہ ان کی مانگ کے مطابق رسالہ ارسال کیا جا سکے۔ امید ہے اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھایا جائے گا۔

(امتہ الرشید شوکت مدیرہ مصباح ربوہ)

درخواستِ دعا

برادرم مولوی عبدالکریم صاحب لنڈن میں بعارضہ کھانسی اور زکام بیمار رہیں۔ اور لنڈن کے ایک ہسپتال میں داخل ہیں اس وقت انکے اصل مرض کا پتہ نہیں مل سکا۔ احباب کرام سے انکی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد احمد جلیل ربوہ)